

انتقاد

فارسی کا ایرانی تلفظ تالیف : ڈاکٹر محمد بشیر حسین

ناشر : افق ادب لاہور صفحات : ۳۲ + ۶

قیمت : تین روپے

یہ کتابچہ اکتوبر سنہ ۱۹۷۱ء میں ایرانی شاہنشاہیت کے دو ہزار سالہ جشن کے موقع پر شائع ہوا ہے۔ اس کے مولف جناب ڈاکٹر بشیر حسین صاحب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں فارسی کے استاد ہیں۔ انہوں نے تہران یونیورسٹی سے فارسی میں ڈاکٹریٹ حاصل کی ہے اور پاکستان میں فارسی کے ان معدودے چند استادوں میں سے ہیں جو فارسی قواعد کے علاوہ جدید ایرانی تلفظ سے بھی بخوبی واقف ہیں۔

انہوں نے ڈاکٹر محمد مقدم ، استاد زبانہائے قدیم ، تہران یونیورسٹی کی کتاب ”ریشہ“ فعلہائے فارسی“ کے لیے، فارسی مصادر پر مشتمل ایک مفید ضمیمہ لکھا تھا، جو مذکورہ کتاب کے ساتھ ایران میں شائع ہوا ہے۔ ان کا تحقیقی مقالہ ”فعل مضارع در فارسی“ جلد شائع ہونے والا ہے۔ یہ مقالہ تہران یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی سند کے لیے لکھا گیا تھا اور فی الواقع مصنف کا نہایت دقیق اور تحقیقی کارنامہ ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر بشیر صاحب نے پروفیسر شیرانی مرحوم کے مجموعے ، پروفیسر شفیق مرحوم کے کتب خانے کے مخطوطات ، اور اورینٹل کالج میگزین کے مضامین ، کی فہرستیں بھی تیار کی ہیں۔ اورینٹل کالج میگزین کے منتخب مضامین (جلد سوم اور چہارم) مرتب کئے جو ”مقالات منتخبہ“ کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایرانی شاہنشاہیت کے حالیہ جشن کے موقع پر شائع ہونے والے مجموعے میں استادوں کے مقالات کو مرتب کیا ہے۔

اور ”رقعات حکیم ابو الفتح گیلانی“ کو تصحیح و تحشیہ کے بعد ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان لاہور کی طرف سے شائع کیا ہے۔

زیر نظر کتابچہ میں فاضل مولف نے فارسی کے جدید ایرانی تلفظ سے متعلق بعض نہایت بنیادی اور مفید معلومات فراہم کی ہیں جن کا علم اس زمانے میں فارسی کے طلبہ یا ایرانی تلفظ کے سیکھنے کے خواہشمند حضرات کے لیے نہایت ضروری بلکہ ناگزیر ہے۔ اس مختصر رسالے میں انہوں نے مثالوں کے ذریعے فارسی کے رائج الوقت ایرانی تلفظ کا پاکستان میں رائج تلفظ سے مقابلہ کیا ہے اور زیر، زیر، پیش، الف، پے، تے، جے، کاف، میم اور نون سے پہلے الف، واو مجہول، یائے مجہول، یائے زینت، عین، غین اور قاف، نون غنہ، ہائے مختلف، یائے تنکیر، یائے مصدری اور مصادر مرکب کے علاوہ ”ہجا“، اور تکیہ (accent) پر بھی بحث کی ہے۔

کتاب اپنے موضوع سے متعلق نہایت اہم معلومات کی حامل ہے جس پر ہم فاضل مولف اور ناشر دونوں کو مبارک باد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ مولف موصوف سے بعض فروگذاشتیں ہو گئی ہیں جن کی طرف مختصراً اشارہ کر دینا ضروری ہے تاکہ آئندہ اشاعت کے موقع پر ان کا ازالہ کر دیا جائے۔ ان میں سے بعض طباعت کی غلطیاں ہیں اور بعض خود فاضل مولف کے سہو قلم کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں۔

الف۔ طباعت کی غلطیاں جو مصحح کی نظر میں نہیں آسکیں :

- ۱۔ کتاب میں اکثر جگہ ح، ط اور ع کو 'h'، 't' اور 'a' سے ظاہر کیا گیا ہے جبکہ ایرانی اور پاکستانی متداول تلفظ کے مطابق ان کو صرف ہ، ت اور کی طرح 'h'، 't' اور 'a' سے ظاہر کرنا چاہئے تھا۔ مثلاً ملاحظہ ہو صفحات ۴ اور ۵۔ اسی طرح صفحہ ۴ سطر ۱۸ اور ۱۹، صفحہ ۵ سطر ۲۲ اور ۲۳ اور ۲۴، صفحہ ۶ سطر ۴ اور ۵، صفحہ ۷ سطر ۱۹، صفحہ ۱۳ سطر ۱۳ اور ۱۶

اور صفحہ ۲۰ سطر ۳ میں ”غ“ کے ایرانی تلفظ کو بجائے ”gh“ کے ”q“ سے ظاہر کیا گیا ہے .

۲۔ صفحہ ۳ سطر ۲۳ میں (اسب اور اسپ کے) پاکستانی اور ایرانی تلفظ

ایک دوسرے کی جگہ لکھ دیے گئے ہیں .

۳۔ بعض جگہ پر، تے اور کاف کے تلفظ کو بجائے th, p^h اور k^h کے t, p

اور k سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحات ۱۱، ۱۲، ۱۸، ۱۹، اور ۲۹۔

۴۔ صفحہ ۳ سطر ۱۷ میں ”as“، بجائے ”az“، اور سطر ۱۹ میں ”بر“،

بجائے ”پر“، اور صفحہ ۷ سطر ۲۰ میں ”نزج“، بجائے ”نضج“، چھپ گیا ہے .

۵۔ صفحہ ۲۰ پر سطر ۱۵ میں ”بگذار“ کے اوپر حاشیہ کا نمبر ”۱“،

لکھنا رہ گیا ہے۔ یہی نمبر ”۱“، اس صفحہ پر آخری سے پہلی سطر میں دیا

جانا چاہئے تھا اور آخری دونوں سطریں بطور حاشیہ لکھی جانی چاہئے تھیں .

(ب)۔ بعض وہ غلطیاں جو فاضل مولف کے سہو قلم کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں :

۱۔ صفحہ ۲۰ سطر ۱۶ اور ۱۸ میں ”بگذار“ اور ”بگذر“ کے تلفظ کو

بجائے bogzāor اور bogzar کے bo-gozār اور bo-gozar لکھا ہے .

۲۔ صفحہ ۲۷ سطر ۳ اور ۴ میں ”نویسنده“، اور ”شئونده“، کا تلفظ

بجائے nevīsandeh اور shenavandeh کے navīsandeh اور shnavandeh لکھا ہے۔

۳۔ صفحہ ۲۱ کے قاعدہ نمبر ۲ میں تحریر فرماتے ہیں: ”لفظ کے

درمیان اگر عین آئے...“،۔ ایسے تمام قاعدوں میں علم زبان و تلفظ کی رو سے

بجائے ”لفظ“ کے ”ہجا“، لکھنا بہتر اور صحیح تر ہے .

۴۔ صفحہ ۲۳ پر قاعدہ نمبر ۳ میں لکھتے ہیں: ”لفظ کے آخر میں عین

آئے تو اس کا تلفظ بھی اردو کی طرح ہوگا مثلاً انواع، توزیع، نزع، طمع، نوع

اور وداع وغیرہ“، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایران میں ان الفاظ میں آخری ”ع“،

کو صاف طور پر ہمزه کی طرح ادا کرتے ہیں جبکہ اردو میں یا تو اس ہمزه

کو بالکل ادا ہی نہیں کرتے یا بہت ہلکی سی آواز سے ادا کرتے ہیں .

